

آخر درست کیا ہے؟

کیا کافر  
جنت تک یا ولی  
ہو سکتا ہے؟  
(قسط 01)



دین اسلام کا قطعی عقیدہ ہے کہ آخرت کی نجات صرف اہل ایمان کو نصیب ہوگی اور دنیا میں کوئی کافر کتنا ہی اچھا عمل کر لے، اگر وہ کفر کی حالت میں مرا، تو آخرت میں اسے نیک اعمال کا کوئی ثواب نہیں ملے گا۔ یہ وہ عقیدہ ہے جسے قرآن و حدیث پڑھنے والا ہر مسلمان بخوبی جانتا اور ہر صاحب ایمان مانتا ہے اور جس میں آج تک کسی نے شک و شبہ کا اظہار نہیں کیا لیکن افسوس کہ موجودہ زمانے میں اسلام سے دوری، عظمت اسلام سے بے خبری اور ایمان کی قدر و منزلت دل میں نہ ہونے کی وجہ سے کلمہ پڑھنے والے لبرل، سیکولر لوگ اس بنیادی عقیدے سے بھی انحراف کرتے اور اس کے خلاف لکھتے نظر آتے ہیں۔ چنانچہ طریقہ واردات یہ ہے کہ کسی کافر سائنسدان یا انسانیت کی خدمت کرنے والے غیر مسلم کے کارنامے بیان کر کے پہلے پوری دنیا میں اُس کے فیض عام کے سچے جھوٹے قصے بیان کئے جاتے ہیں



(قسط: 01)

## کیا کافر جنتی یا ولی ہو سکتا ہے؟

مفتی محمد قاسم عطارؒ

اور پھر اسے کافر مانتے ہوئے بھی خدا کا مقرب، اللہ کا ولی، جنتی روح وغیرہ کی جھوٹی سندیں جاری کر دی جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی شان عدل سے یہ قطعی قانون بنایا ہے کہ اچھے اعمال پر آخرت میں جزا پانے کے لئے ایمان شرط ہے۔ اگر کوئی یہ شرط پوری کرتا ہے تو آخرت میں جزا کا حق دار ہے ورنہ اسے دنیا ہی میں عزت، دولت، شہرت، منصب، رزق، سہولیات اور اس طرح کی چیزیں صلہ میں دیدی جاتی ہیں لیکن آخرت میں اس کے اعمال باطل قرار پاتے ہیں۔ ہاں کسی کے اچھے اعمال کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اُسے ایمان کی دولت عطا فرمادے، خواہ اس بندے کی موت سے کچھ دیر ہی پہلے اور اگرچہ ہمیں معلوم نہ ہو تو یہ خدا کی مرضی ہے لیکن قانون وہی رہے گا کہ حقیقتاً کفر پر مرنے والا جہنمی ہے اور اسے آخرت میں اچھے اعمال کا صلہ نہیں ملے گا۔ اس قطعی عقیدے پر قرآن و حدیث سے چند دلائل پیش کرتا ہوں۔

اسلام کے علاوہ کوئی دین خدا کی بارگاہ میں مقبول نہیں۔ قرآن میں فرمایا: ﴿وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَكُنْ قَبْلَكَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْأَخِرَةِ مِنَ الْخُسِرِينَ﴾ ترجمہ: اور جو کوئی اسلام کے علاوہ کوئی اور دین چاہے گا تو وہ اس سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔ (پ3، آل عمران: 85) جو ایمان نہ لائے ان کے اعمال خدا کی بارگاہ میں باطل و مردود ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿أُولَئِكَ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ مَوْتٌ وَأَعْبَادُهُمْ ۗ وَكَانَ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا﴾ ترجمہ: یہ لوگ ایمان نہ لائے ہی نہیں ہیں تو اللہ نے ان کے اعمال برباد کر دیئے اور یہ اللہ پر بہت آسان ہے۔ (پ21، الاحزاب: 19) بلکہ جس نے حالت ایمان میں نیک اعمال کئے کہ اس وقت بوجہ ایمان

ماہنامہ

فیضانِ مَدِیْنَةِ اِپریل 2021ء

مقبول تھے لیکن پھر وہ اسلام چھوڑ کر مرتد ہو گیا تو پہلے کے اعمال بھی برباد ہو جاتے ہیں چنانچہ فرمایا: ﴿وَمَنْ يَزِدْكُمْ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ قَبِلْتُمْ وَهُوَ كَافِرٌ فَأُولَٰئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿١٥﴾﴾ ترجمہ: اور تم میں جو کوئی اپنے دین سے مرتد ہو جائے پھر کافر ہی مر جائے تو ان لوگوں کے تمام اعمال دنیا و آخرت میں برباد ہو گئے اور وہ دوزخ والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

(پ2، البقرہ: 217)

کافروں کے بارے میں خدا کا فیصلہ یہی ہے کہ وہ جہنم میں جائیں گے، خدا کا قرب و ولایت اور آخرت کی نجات انہیں ہرگز نصیب نہیں ہوگی، چنانچہ قرآن میں فرمایا: ﴿إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا أُولَٰئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ﴿١٦﴾﴾ ترجمہ: بیشک اہل کتاب میں سے جو کافر ہوئے وہ اور مشرک سب جہنم کی آگ میں ہیں ہمیشہ اس میں رہیں گے، وہی تمام مخلوق میں سب سے بدتر ہیں۔ (پ30، البقرہ: 6) خدا کی دوستی کا شرف صرف اہل ایمان کو حاصل ہوتا ہے، چنانچہ فرمایا: ﴿اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا﴾ ترجمہ: اللہ ایمان والوں کا دوست ہے۔ (پ3، البقرہ: 257) کافروں سے تو خدا نے دشمنی کا اعلان فرمایا ہے چنانچہ قرآن پاک میں ہے: ﴿فَإِنَّ اللَّهَ عَدُوُّ الْكُفَّارِينَ ﴿١٧﴾﴾ ترجمہ: تو بیشک اللہ کافروں کا دشمن ہے۔ (پ3، البقرہ: 98)

کافر اپنے اعمال کے بدلے میں جس جزاکا زبانی یا دلی طور پر مطالبہ کرتے ہیں وہ دنیا ہی ہوتی ہے کہ انہیں دنیا میں عزت، شہرت، نام، دولت، منصب، رتبہ مل جائے۔ آخرت نہ تو ان کی سوچ میں ہوتی ہے اور نہ ہی اس کی دعا کرتے ہیں لہذا ایسوں کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں چنانچہ ایسوں کے متعلق فرمایا: ﴿فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَالَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلْقٍ ﴿١٨﴾﴾ ترجمہ: اور کوئی آدمی یوں کہتا ہے کہ اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں دیدے اور آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں۔ (پ2، البقرہ: 200) اور خدا کا قطعی قانون یہ ہے کہ آخرت کا ثواب اسی کو ملے گا جو مومن ہو، آخرت کو ماننا ہو، آخرت کی نعمتوں کا طلب گار ہو اور اس کے اچھے اعمال کے پیچھے آخرت کی جزا کا قصد و ارادہ ہو چنانچہ قرآن مجید میں فرمایا: ﴿وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ وَسَعَىٰ لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَٰئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَشْكُورًا ﴿١٩﴾﴾ ترجمہ: اور جو آخرت چاہتا ہے اور اس کیلئے ایسی کوشش کرتا ہے جیسی کرنی چاہیے اور وہ ایمان والا بھی ہو تو یہی وہ لوگ ہیں جن کی کوشش کی قدر کی جائے گی۔ (پ15، بنی اسرائیل: 19) اور فرمایا: ﴿مَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ نَزِدْ لَهُ فِي حَرْثِهِ ﴿٢٠﴾﴾ ترجمہ: جو آخرت کی کھیتی چاہتا ہے تو ہم اس کے لیے اس کی کھیتی میں اضافہ کر دیتے ہیں۔ (پ25، الشوری: 20)

جب کافروں کا اپنا مقصد و مردار ہی دنیا ہے تو انہیں آخرت کیوں نکر ملے گی؟ ہاں، جب دنیا ہی ان کا مقصد ہے تو وہ مختلف صورتوں میں انہیں دے دی جاتی ہے اور یہی ان کے اچھے اعمال کا صلہ قرار پاتا ہے، چنانچہ قرآن میں فرمایا: ﴿وَمَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَالَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ لَغْوٍ ﴿٢١﴾﴾ ترجمہ: اور جو دنیا کی کھیتی چاہتا ہے تو ہم اسے اس میں سے کچھ دیدیتے ہیں اور آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں۔ (پ25، الشوری: 20) اور فرمایا: ﴿مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْعَاجِلَةَ عَجَلْنَا لَهُ فِيهَا مَا نَشَاءُ لِئِنْ تُرِيدُوا جَهَنَّمَ يَصَلَّاهُمْ مَادًّا مَدًّا حَوْراً ﴿٢٢﴾﴾ ترجمہ: جو جلدی والی (دنیا) چاہتا ہے تو ہم جسے چاہتے ہیں اس کیلئے دنیا میں جو چاہتے ہیں جلد دیدیتے ہیں پھر ہم نے اس کے لیے جہنم بنا رکھی ہے جس میں وہ مذموم، مردود ہو کر داخل ہوگا۔ (پ15، بنی اسرائیل: 18) اور فرمایا: ﴿مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْجُودَةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا وَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعْبَأُ بِهَا وَمَنْ فِيهَا لَا يَحْسُونَ ﴿٢٣﴾﴾ اُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ إِلَّا النَّارُ ۗ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوا فِيهَا وَ بَلُلُوا كَمَا يَبْلُغُونَ ﴿٢٤﴾﴾ ترجمہ: جو دنیا کی زندگی اور اس کی زینت چاہتا ہے تو ہم دنیا میں انہیں ان کے اعمال کا پورا بدلہ دیں گے اور انہیں دنیا میں کچھ کم نہ دیا جائے گا۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے لیے آخرت میں آگ کے سوا کچھ نہیں اور دنیا میں جو کچھ انہوں نے کیا وہ سب برباد ہو گیا اور ان کے اعمال باطل ہیں۔ (پ12، ہود: 15-16)

(مزید اگلی قسط میں)